

# یوم شہادت سیدنا عمر فاروق یکم محرم الحرام

قارئین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بہت سے شکوک و شبہات پھیلائے جاتے ہیں کہ آپ کی شہادت ذی الحج میں ہوئی اور ایک قول پیش کیا جاتا ہے کہ خالد بن معدان کہتے ہیں سیدنا عمر کی شہادت ذی الحج کو ہوئی اور وہاں لفظ قتل کے ہیں حالانکہ یہی روایت التاریخ الصغیر میں موجود ہے اور وہاں اصیب کے الفاظ ہیں جس کے معنی زخمی کرنے کے ہیں مسند احمد میں بھی اصیب کے الفاظ ہیں یعنی اصل میں مراد زخمی کیا جانا ہی تھا لیکن الفاظ الگ الگ لکھے گئے کبھی مات کبھی طعن کبھی اصیب وغیرہ۔ یہاں اس قول سے معلوم ہوا یہاں صرف زخمی کیا جانا ہے اور جنہوں نے فقط قتل وغیرہ لکھا وہاں مجازی طور پر لکھا گیا ہے نہ کہ حقیقی طور پر بہت ساری مثالیں اس حوالے سے دی جاسکتی ہیں لیکن سمجھدار کے لیے اشارہ کافی ہے قارئین ایک سادہ سا اصول سمجھ لیں کہ کسی کی ولادت یا تاریخ وفات کے متعلق مختلف اقوال ملتے ہیں اور اس میں صرف ایک کو ہی لیا جاتا ہے اور یہاں بھی صرف ایک کو ہی ترجیح دی جائے گی اور وہ قول یکم محرم الحرام کا ہے کیونکہ ہم صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پیش کریں گے کہ آپ کی شہادت یکم محرم الحرام کو ہی ہے آپ بخاری و مسلم اٹھا کر دیکھ لیں وہاں بھی یہی معلوم ہوگا کہ آپ زخمی ہونے کے بعد زندہ رہے ہم اسکیں کی صورت میں شہادت سیدنا عمر فاروق کے متعلق اقوال نقل کرتے ہیں جس سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ اسی دن آپ کی شہادت ہوئی تھی

قارئین ہمیں یہ سمجھ نہیں آتی کیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 عظیم صحابی رسول نہیں کیا وہ خلفائے راشدین میں سے نہیں کیا ان کے  
 بے شمار فضائل موجود نہیں بالکل ایسا ہی ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
 شہادت بھی بہت بڑا سانحہ تھی اس دن سورج کو گرہن بھی لگ گیا تھا  
 سند صحیح اور پورا اسلام ایک بار ٹوٹ گیا تو پھر یکم محرم کو ان کو  
 ایصال ثواب کرنا کوئی جرم ہے ان کو اس رات کو یاد کرنا کوئی جرم ہے نہیں  
 تو پھر کیوں اپنے ہی لوگ اپنوں کو ڈھستے نظر آتے ہیں یہ صرف ان کی  
 ضد اور ہٹ دھرمی ہے اس کے سوا کچھ نہیں للہ پاک ان کو ہدایت نصیب  
 فرمائے آمین

تحقیق

# نعمان علی عطاری

اہل سنت و جماعت

دن سند حسن

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق کو بدھ کے زخمی کیا

کیا ابھی ذی الحج کے تین دن باقی تھے آپ تین دن زندہ رہے پھر انتقال ہوا

صفحة 66

قال: ورمى مُبَاحٌ عليه بُرُوساً أو خبيصةً<sup>(1)</sup> سوداء، فلما رأى أنه قد طرحها عليه قتل نفسه، قال فلما فرغ الناس من صلاتهم ودخلوا على [1/8] عمر قال: من أصابني، قالوا قتلك أبو لؤلؤة، وكان من أهل نهاوند<sup>(2)</sup> وكان واحداً صلاة أسفر، جالساً، جل: سر:

شہادت عمر فاروق  
کیم محرم الحرام

كتاب أبو لؤلؤة

ثمانية نفر، منهم قال ابن إسحاق: حدثني يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن أبيه [عن جده] عبد الله بن الزبير، قال: طعن عمر يوم الأربعاء من من ذي الحجة، ثم بقي ثلاثة أيام، ثم مات - رحمه الله -.

قال ابن إسحاق: وحدثني إبراهيم بن كثير مولى آل الزبير عن عبد الله بن عامر ابن ربيعة قال: لما طعن عمر أناه الناس فسمع لهم هُذَّة على الباب وهم يطلبون

قال ابن إسحاق: حدثني يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن أبيه [عن جده] عبد الله بن الزبير، قال: طعن عمر يوم الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجة، ثم بقي ثلاثة أيام، ثم مات - رحمه الله -.

(2) نهاوند: مدينة عظيمة من قبلة همدان بينهما ثلاثة أيام، وكانت وقعة نهاوند سنة 19 هـ، أيام عمر بن الخطاب - رضي الله عنه -، فتحها صلحاً حذيفة بن اليمان. (ياقوت: نهاوند).

(3) خرج يسلد: أي أبيض يرق ويص. (4) نافع المدني أبو عبد الله من أئمة التابعين بالمدينة علامة في الفقه، راوية للحديث وهو ديلي الأصل مجهول النسب، أصابه عبد الله بن عمر صغيراً في بعض مغازيه ونشأ في المدينة، توفي سنة 117 هـ.

(تاريخ الإسلام 10/5؛ وفيات 150/2؛ تهذيب 412/10).

صفحة 1

كِتَابُ الْمَحْنِ

تأليف  
أبو العرب  
محمد بن أحمد بن تميم التميمي  
المتوفى سنة 323 هـ

تصحيح  
الدكتور يحيى وهيب الجبوري

دعاگو  
نعمان علی عطاری  
دار الغرب الإسلامي



کتاب  
تاریخ المدینۃ المنور

لابن شیبہ  
ابوزید عمر بن شیبہ الفیری البصری  
۱۷۳ھ - ۲۶۲ھ

الجزء الأول

مفتی  
نہیم محمد شتوت

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کو بدھ کے دن زخمی لگایا گیا ابھی ذی الحج  
کے چار دن باقی تھے اور سیدنا عمر فاروق  
کی تدفین یکم محرم الحرام کو کی گئی

وفاته رضي الله عنه

۱۶۲۵ - ۱۷۱۱ أبو بكر بن إسماعيل، عن محمد بن سعد أنه قال: طعن عمر يوم  
الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة  
أربع وعشرين، وكانت خلافته عشر سنين وخمسة أشهر وواحداً وعشرين يوماً.

للطباعة والنشر والتوزيع



نعمان علی

ہمیں خبر دی محمد بن عمر نے انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی  
 ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد نے وہ اپنے والد سے روایت  
 کرتے ہیں کہ انکے والد نے کہا کہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر  
 بدھ والے دن (نحوذ باللہ) نیزے سے حملہ کیا گیا اور تب ذی الحجہ  
 کی چار راتیں باقی تھیں سن 23 ہجری میں اور محرم الحرام کا چاند  
 چھڑنے والی رات سے اگلی صبح اتوار والے دن آپکی تدفین ہوئی  
 سن 24 ہجری میں

قال : أخبرنا محمد بن عمر قال : حدثني مالك بن أبي الرجال قال : حدثني  
 إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة قال : وافى أبو طلحة في أصحابه ساعة فبر عمر  
 فأرغم أصحاب الشورى ، فلما جعلوا أمرهم إلى ابن عوف يختار لهم منهم أرغم  
 أبو طلحة باب ابن عوف في أصحابه حتى بايع عثمان بن عفان .

قال : أخبرنا عمرو بن عاصم الكلبي قال : أخبرنا هشام بن يحيى قال :  
 أخبرنا قتادة أن عمر بن الخطاب طعن يوم الأربعاء ومات يوم الخميس ، رحمه الله .

قال : أخبرنا محمد بن عمر قال : حدثني أبو بكر بن إسماعيل بن محمّد بن  
 سعد عن أبيه قال : طعن عمر بن الخطاب يوم الأربعاء لأربع ليالٍ بقين من ذى  
 الحجة سنة ثلاث وعشرين ودفن يوم الأحد صباح هلال الحزم سنة أربع وعشرين ،  
 فكانت ولايته عشر سنين وخمسة أشهر وأحدى وعشرين ليلة من ثمانين أبي بكر  
 الصديق على رأس الثنتين وعشرين سنة وتسعة أشهر وثلاثة عشر يوماً من الهجرة ،  
 وبويع لعثمان بن عفان يوم الاثنين لثلاث ليالٍ مضين من الحزم . قال فذكر ذلك  
 لعثمان بن محمّد الأحنسي فقال : ما أراك إلا قد جهلت ، توفي عمر لأربع ليالٍ  
 بقين من ذى الحجة وبويع لعثمان يوم الاثنين لليلة بقيت من ذى الحجة فاشتقّل  
 بخلافته الحزم سنة أربع وعشرين .

قال : أخبرنا يحيى بن عباد قال : أخبرنا شعبة قال : أخبرني أبو إسحاق عن  
 عامر بن سعد عن جرير (١) أنه سمع معاوية يقول : توفي عمر وهو ابن ثلاث  
 وستين .

(١) جرير : تحرفت في ل وطعني إحسان وعطا إلى « حرير » وصوابه م ث ، والقرى ج ١٤  
 ص ٢٣ والمراد به جرير بن عبد الله البجلي .

## کتاب الطبقات الکبریٰ

محمد بن سعد بن منيع الهذلي  
 ت ٢٣٠ هـ

الجزء الثالث  
 الطبقة الأولى  
 في البدع من المهاجرين الأنصار

محقق  
 نعمان علي قادري

تحقيق  
 الدكتور علي محمد عمير







# مفتی جلال الدین امجدی فرماتے ہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدھ کے زخمی ہوئے اور تین دن بعد (یکم محرم کو شہادت ہوئی)

خطبات محرم ۱۳۶

بعد خلیفہ مقرر کر دیں۔ آپ نے اس شخص کو جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں غارت کرے۔ تم مجھے ایسا غلط مشورہ دے رہے ہو جسے اپنی بیوی کو گھج طریقہ سے طلاق دینے کا بھی سلیقہ نہ ہو کیا میں ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر دوں؟ پھر آپ نے حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم کی انتخاب خلیفہ کے لئے ایک کمیٹی بنادی اور فرمایا کہ ان میں سے کسی کو خلیفہ مقرر کیا جائے۔

اس کے بعد آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بتاؤ ہم پر کتنا قرض ہے۔ انہوں نے حساب کر کے بتایا کہ تقریباً ۸۶ ہزار قرض ہے آپ نے فرمایا کہ یہ رقم ہمارے مال سے ادا کر دینا اور اگر اس سے پورا نہ ہو تو بنو عدی سے مانگنا اور اگر ان سے بھی پورا نہ ہو تو قریش سے لینا۔ پھر آپ نے فرمایا جاؤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہو کہ عمر اپنے دونوں دوستوں کے پاس دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور اپنے باپ کی خواہش کو ظاہر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے محفوظ کر رکھی تھی مگر میں آج اپنی ذات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتی ہوں۔ جب آپ کو خبر ملی تو آپ نے خدا کا شکر ادا کیا۔

۲۶ ذوالحجہ ۲۳ ہجری بدھ کے دن آپ زخمی ہوئے اور تین دن بعد ۱۰ برس ۶ ماہ ۴ دن امور خلافت کو انجام دے کر ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں جب روضہ منورہ کی دیوار گر پڑی اور لوگوں نے اس کی تعمیر (۸۷ ہجری میں) شروع کی تو (بنیاد کھودتے وقت) ایک قدم (گھٹنے تک) ظاہر ہوا تو سب لوگ گھبرا گئے اور لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید یہ رسول اللہ ﷺ کا قدم مبارک ہے اور وہاں کوئی جاننے والا نہیں ملا۔ تو

مقامِ مکملہ ۱۲ و عطل کا مستند موقوع

خطبات محرم

نہایت مفید ہے سالِ نبوی

الکبریا شمس المیزان



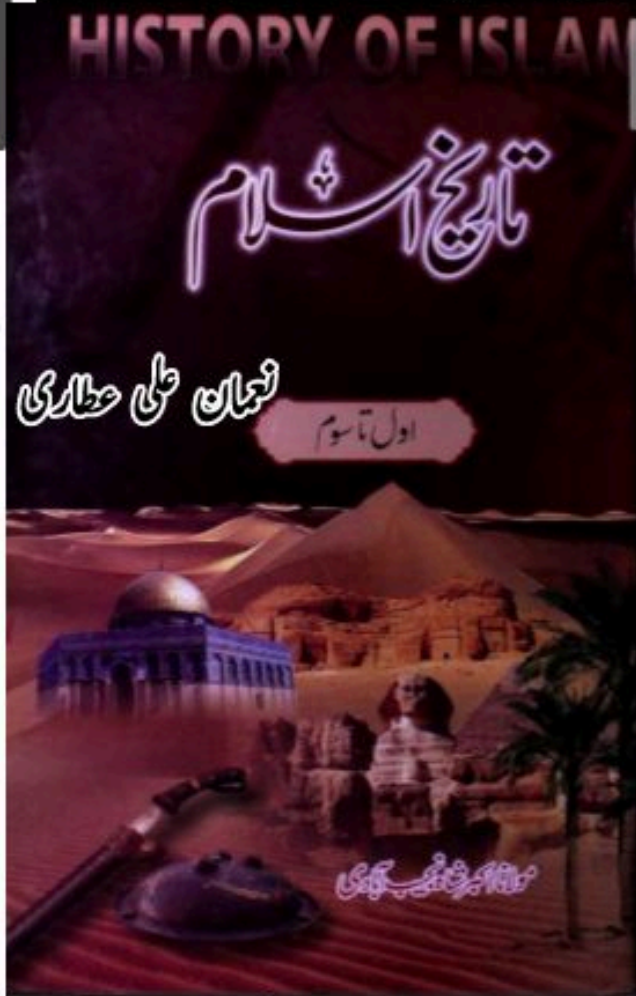
کے لیے منتخب ہو اس کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ انصار کے حقوق کا بہت خیال رکھے۔ مہاجرین کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ انصار تمہارے محسن ہیں ان کو مکان درگزر اور چشم پوشی اختیار کرنا مناسب ہے۔ تم میں سے جو شخص کیونکہ یہی لوگ مادہ اسلام ہیں۔ اسی طرح ذمیوں کا بھی پورا پورا خیال رکھو نظر رکھا جائے اور ذمیوں سے جو وعدہ کیا جائے اس کو ضرور پورا کیا جائے ان کو تکلیف نہ دی جائے۔

پھر اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو بلا کر حکم دیا۔ حضرت عائشہؓ سے وفن کئے جانے کی اجازت حاصل کرو۔ وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بیٹی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ یہ جگہ میں نے اپنے لیے تجویز کی ہے۔ ان کو ضرور اس جگہ وفن کیا جائے۔ یہ خبر جب حضرت عبداللہؓ نے سنی سب سے بڑی مراد برآئی۔ چہار شنبہ ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کو آپ وفات ہوئے۔ ساڑھے دس برس خلافت کی۔ نماز جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے قبر میں اتارا۔

**زادواج واولاد :** فاروق اعظمؓ کا پہلا نکاح زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا۔ جن کے بطن سے عبداللہؓ، عبدالرحمن اکبر اور حضرت حفصہؓ پیدا ہوئیں۔ زینبؓ مکہ میں ایمان لائیں اور وہیں فوت ہوئیں۔ یہ عثمان بن مظعونؓ کی بہن تھیں جو اول المسلمین تھے اور جن کا اسلام لانے والوں میں چودھواں نمبر تھا۔ دوسرا نکاح عہد جاہلیت ہی میں ملیکہ بنت جبرول خزاعی سے کیا جس سے عبید اللہ پیدا ہوئے۔ چونکہ یہ بیوی ایمان نہیں لائی۔ اس لیے اس کو طلاق دے دی۔ تیسرا نکاح ام حبشہ بنت امیہ سے کیا جس سے جبر جبر پیدا ہوئے۔ یہ جبر جب حضرت عبداللہؓ نے فاروق اعظمؓ کو سنائی تو وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ان کو ضرور اس جگہ وفن کیا جائے۔ چہار شنبہ ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۲۳ھ کو آپ زخمی ہوئے اور یکم محرم سنہ ۲۴ھ کو ہفتہ کے دن فوت ہو کر وفات ہوئے۔ ساڑھے دس برس خلافت کی۔ نماز جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی۔ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے قبر میں اتارا۔

چوتھا نکاح ام کلثوم بنت ابی وقاص سے کیا جس سے ام کلثوم بنت زید پیدا ہوئے۔ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن حصیل جو فاروق اعظمؓ کی بہن تھیں اور فکیہہ یمنیہ بھی فاروق اعظمؓ کی بیویوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ فکیہہ کی نسبت بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ وہ حضرت عثمان غنیؓ کی بہن تھیں۔ ان کے پیٹ سے عبدالرحمن اوسط پیدا ہوئے تھے۔ فاروق اعظمؓ کی اولاد میں حضرت حفصہؓ زوجہ رسول اللہ ﷺ اور

مولانا نجیب شاہ اکبر آبادی لکھتے ہیں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت یکم محرم الحرام کو ہوئی





# ڈاکٹر اسرار احمد لکھتے ہیں معتبر روایات کے مطابق سیدنا عمر فاروق کی وفات یکم محرم الحرام کو ہوئی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صفحة 10

9

ایک عظیم شہادت کا دن ہے یعنی دوسرے خلیفہ راشد امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن یکم محرم الحرام ہے۔ وہ عمر بن الخطاب کے متعلق آنحضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔“ اگر رنج و غم کے اظہار کا مسئلہ ہوتا اور اگر سوگ کا دن منانے کا معاملہ ہوتا تو آج کے دن یعنی یکم محرم الحرام ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ۲۸ رزی الحجہ کو ہوا تھا جس میں آنجناب مجروح ہوئے تھے اور معتبر روایات کے مطابق ان کی وفات یکم محرم الحرام کو ہوئی تھی۔ پھر ۱۱ رزی الحجہ کو تیسرے خلیفہ راشد ذوالنورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تقریباً پچاس دن کے محاصرے کے بعد انتہائی مظلومانہ طور پر شہید کئے گئے جن کی شہادت کے نتیجے میں مسلمان آپس میں دست و گریباں ہوئے اور امت میں ایسا تفرقہ پڑا کہ آج تک ختم نہیں ہوا۔ سوگ کا دن منانا ہوتا تو اس ”شہید مظلوم“ کی شہادت کے دن کو منایا جاتا۔ ۲۱ رمضان المبارک کو اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے چچیرے بھائی آپ کے داماد چوتھے خلیفہ راشد شہید کر دیئے گئے جو حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد ماجد بھی ہیں۔ سوگ کا دن منانا ہوتا تو ایک مخصوص کتبہ فکر کے افراد کے بجائے بڑی امت آنجناب کی شہادت کے دن سوگ مناتی۔ اگر سوگ کے دن منانے کا سلسلہ جاری رہے تو بتائیے کون کون سے دن سوگ منایا جائے گا؟ سال کا کون سا دن ہوگا جو

## سائنحہ کربلا

ڈاکٹر اسرار احمد نعمان علی عطاری

گرامی ہے کہ ”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔“ اگر رنج و غم کے اظہار کا مسئلہ ہوتا اور اگر سوگ کا دن منانے کا معاملہ ہوتا تو آج کے دن یعنی یکم محرم الحرام ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ۲۸ رزی الحجہ کو ہوا تھا جس میں آنجناب مجروح ہوئے تھے اور معتبر روایات کے مطابق ان کی وفات یکم محرم الحرام کو ہوئی تھی۔ پھر

ہے اور نہ ہر سال سوگ اور ماتم کرنا دین سے کوئی مناسبت رکھتا ہے۔

مرکزی انجمن خدام



شیعہ مؤرخ ابن الطقطقی لکھتا ہے ابولؤلؤ مجوسی نے سیدنا عمر فاروق کو خنجر سے زخمی کیا اور آپ تین دن زندہ رہے پھر انتقال کر گئے

۱۵۵

ہماری تلواریں کند ہو گئیں، تیر ختم ہو چکے اور ہم لڑائی سے اکتا گئے، ہم کو آپ اتنی مہلت دیں کہ ہم اپنے حالات درست کر لیں اور اپنے گھروں کو روانہ ہو جائیں، حضرت علیؓ نے کوفہ سے باہر لشکر جمع کیا تھا، آپ نے ان کی خواہش کے مطابق مہلت دیدی، لیکن یہ حکم دیا کہ لڑنے کی عادت اور دھچپی اپنے اندر قائم رکھیں، اور اپنی بیویوں کے پاس اس وقت تک نہ جائیں جب تک کہ دوسری مہم کے لیے روانہ ہو کر اور اُسے سر کر کے (شام سے واپس نہ آجائیں، مگر یہ لوگ چپکے چپکے نکل کر کوفہ میں داخل ہوتے جاتے تھے، یہاں تک کہ لشکر کا وہ خالی ہو گئی، اور اسی وجہ سے (جنگ کے متعلق) حضرت علیؓ کی رائے بھی ختم ہو گئی۔

ان میں سب سے پہلے ابوبکرؓ کی وفات ہوئی، ان کا انتقال غلغلائے اربعہ کی وفات

مدینہ میں اپنی موت سے ساڑھے تین ماہ، ان کا مرض اُس سانپ کے کاٹنے کا خراب اثر ہو جانے سے تھا جس نے ان کو غار کی رات کاٹا تھا، وہ اپنی بیٹی اور اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ (مطلبہ) حضرت عائشہؓ کے حجرے میں رسول اللہؐ کے پاس دفن ہوئے، رسول اللہؐ کی وفات عائشہؓ کے حجرے میں واقع ہوئی تھی، ابوبکرؓ کو آنحضرتؐ کے پاس دفن کیا گیا۔

عمرؓ نے مغیرہ کے غلام پر خراج عائد کر دیا تھا، عمر بن الخطاب ابولؤلؤہ سے ملے اور کہا میرے لیے ایک چکی بنا دو۔ ابولؤلؤہ نے کہا میں ضرور آپ کے لیے ایک ایسی چکی بنا دوں گی جو زمانے کے ساتھ چلتی رہے گی، عمرؓ نے کہا یہ غلام مجھے دھمکی دیتا ہے، پھر اس نے عمرؓ کو نماز کی حالت میں خنجر مار دیا جس کے بعد تین روز تک آپ زندہ رہے، پھر ان کا انتقال ہو گیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت (کے قریب) دفن ہوئے، یہ واقعہ ۳۳ھ کا ہے۔ ابولؤلؤہ پر لوگ ٹوٹ پڑے، اس نے ان میں سے بھی کئی ایک کو

سلسلہ مبرورۃ آئین دہلی  
(۱۱۰)

# الفخ تاجی

دعا گو  
نعمان علی عطاری

تالیف

محمد بن علی بن طباطبائی عرف ابن الطقطقی

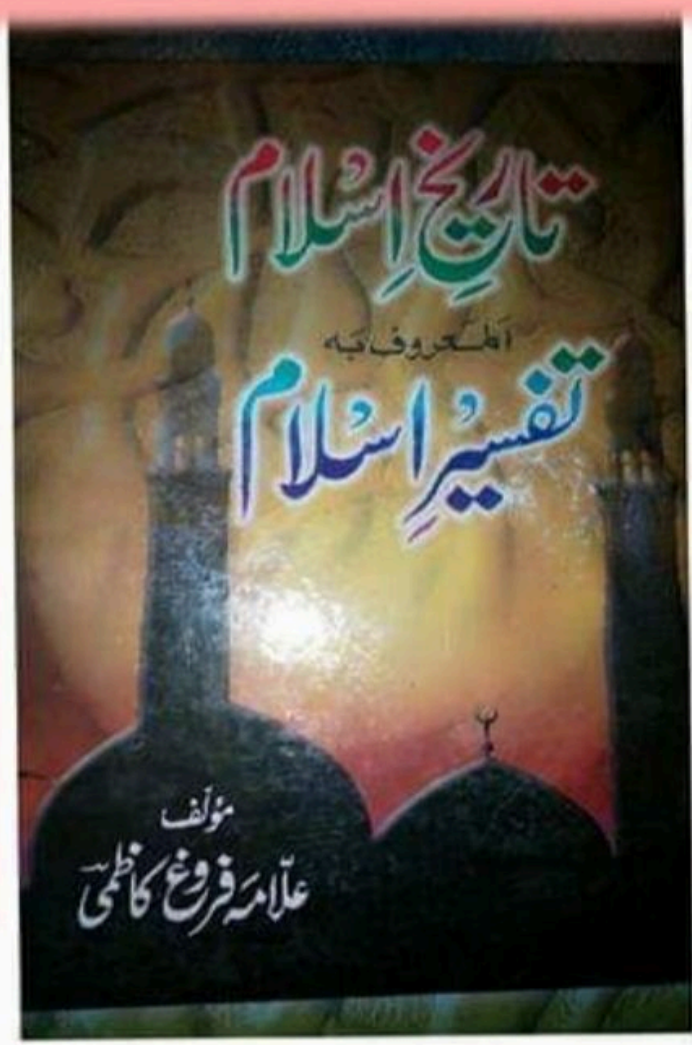
مجلد ہفتم

مولوی محمود علی خاں مرحوم

فتح ۱۲۱۱ھ  
نسخہ تصنیف مسجل



شیعہ کی کتاب سے حضرت عمر رضہ کی شہادت  
۱ محرم کو ثابت ہے۔ شیعہ کی کتاب دیکھئے۔



۵۶۹

## حضرت عمر کی وفات

۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ مطابق ۶۴۴ء کو حضرت عمر ابو لؤلؤ فیروز کے دودھارے خنجر سے زخمی ہوئے اور  
تین دن بعد یکم محرم ۲۴ھ کو ان کی وفات واقع ہوئی۔

ازواج

سات عورتوں کا حضرت عمر کی زوجیت میں آنا تاریخی اعتبار سے ثابت ہے۔ آپ کی پہلی بیوی کا

ضی

Photex

فورا



# ابن الجوزی ابن سعد کے حوالے سے لکھتے ہیں سیدنا عمر فاروق کو 26 کو زخم لگا اور آپ کی تدفین یکم محرم الحرام کو کی گئی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

باب: 68

## حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی اور مدت خلافت

محمد بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ ہجری بروز بدھ کو زخمی کیا گیا۔

۲۳ ہ بروز ہفتہ کے دن یکم محرم کی چاند رات کو سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کا دورے خلافت دس سال پانچ ماہ اور اکیس دن ہے۔ بعض نے کہا: دس سال چھ ماہ اور چار دن ہے۔ آپ کی عمر مبارک کے متعلق مختلف اقوال ہیں ان میں آٹھ اقوال درج ذیل ہیں۔  
۱: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات اس وقت ہوئی جب آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ ۲: ابن عباس کے قول کے مطابق ۶۶ سال عمر پائی۔ ۳: ابن عمرو ہری نے کہا ۶۵ سال عمر تھی۔ ۴: ایک قول کے مطابق ۵۵ سال۔ ۵: ۵۶ سال۔ ۶: ۵۷ سال۔ ۷: ۵۹ سال۔ یہ تین اقوال حضرت تابع سے مروی ہیں۔ ۸: قتادہ نے کہا: ۶۱ سال عمر پائی۔

دعا گو  
نعمان علی عطاری

Click For More Books

مناقب امیر المؤمنین

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

تصنیف  
امام ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی

com/muhibaneahlesunnat  
me/muhibaneahlesunnat

مسترجع  
پروفیسر محمد طارق قادری مدنی







# سیدنا عمر گو بدھ کے دن زخمی کیا گیا اور یکم محرم کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے

خان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب (ترمذی)

مواد رسول سیدنا محمد بن عبد اللہ

بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کلام اہل بیت سے نقل کیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اس بات سے عافیت کر۔ میں نے تو اسے ابھی بات لاکھم دیا تھا۔ پھر فرمایا: "تو اس کو، یہاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے میری موت ایسے شخص کے ہاتھ نہیں کی کہ ۱۸ سالہ عورتی کرنا ہو۔" (حضرت عمر بن الخطاب ص ۲۳۷)

حضرت محمد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو چھبیس ذوالحجہ ۲۳ ہجری بروز جمعہ کے دن زخمی کیا گیا اور اتوار کے دن یکم محرم الحرام ۲۳ ہجری کو آپ کا دس سال ہو گیا۔ اسی دن آپ رضی اللہ عنہ کو دس سال عمیا۔ دس سال پہنچا، ماہ اور انیس دن آپ کی عافیت رہی۔ حضرت مصیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیس سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

جب لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی میوات کے لئے آتے تو وہ آپ کی مہمانی اور تعریف کرتے۔ ایک شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! آپ کو بشارت ہو۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت ہوئی۔ اسلام لانے میں آپ نے بہت کی۔ پھر عقیقہ ہونے کے بعد آپ نے بدل کیا اور اب شہادت کا مرتبہ پایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ سب برابر ہو جائے مجھے اجر ملے اور نہ مجھ سے مواخذہ ہو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) سلام عرض کرتا ہے۔

حضرت محمد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو چھبیس ذوالحجہ ۲۳ ہجری بروز جمعہ کے دن زخمی کیا گیا اور اتوار کے دن یکم محرم الحرام ۲۳ ہجری کو آپ کا دس سال ہو گیا۔ اسی دن آپ رضی اللہ عنہ کو دس سال عمیا۔ دس سال پہنچا، ماہ اور انیس دن آپ کی عافیت رہی۔ حضرت مصیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا۔

مراد رسول

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

دعاگو  
نعمان علی

تالیف

اعجاز خاں میو

الہادی



# حضرت عمر کو ۲۶ کو زحرم لگا اور آپ یکم محرم الحرام کو صبح کے وقت دفن کیے گئے

طبقات ابن سعد (مقدمہ) ۱۲۳  
ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبر کی شکل بیان کی۔ یہ قبریں مانشہ بن حذافہ کے گھر میں ایک کوٹری میں ہیں۔

عثمان ابن محمد اخسی  
ابن حجر کہتے ہیں یہ خود  
دہی تھے (تقریب التہذیب)



حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت:

ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ۲۶ رزی الحجہ ۲۳ھ یوم چار شنبہ کو  
خبر مارا گیا اور یکم محرم ۲۴ھ کی صبح کو یک شنبہ کے دن دفن کیے گئے ان کی خلافت دس سال پانچ مہینے اور اکیس روز رہی۔ ہجرت سے  
عمر رضی اللہ عنہ کی وفات تک بائیس سال نو مہینے اور تیرہ دن کا زمانہ گزرا۔ ۳ محرم یوم دو شنبہ کو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی گئی۔  
میں نے یہ روایت عثمان ابن محمد اخسی سے بیان کی تو انہوں نے کہا سوائے اس کے میں نہیں سمجھتا کہ تم سے غفلت ہوئی۔  
عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ۲۶ رزی الحجہ کو ہوئی اور عثمان رضی اللہ عنہ سے ۲۹ رزی الحجہ یوم دو شنبہ کو بیعت کی گئی۔ انہوں نے اپنی خلافت محرم ۲۴ھ  
سے شروع کی۔



# سیدنا سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں سیدنا عمر فاروق کو ۲۶ کو زخم لگا اور یکم محرم الحرام کو ہوئی۔

رضی اللہ  
عنہما

صفة الصفوة

۱۱۰

العشرة المبشرون بجنة

فلما أدبر إذا إزاره يمس الأرض [أفد] قال: ردوا علي الغلام. قال: ابن أخي ارفع ثوبك فإنه  
أبقى لثوبك وأتقى لربك، يا عبد الله بن عمر انظر ما علي من الدين. فحسبوه فوجدوه ستة وثمانين  
أنفاً أو نحوه. قال: إن وفي له مال آل عمر فأذه من أموالهم، ولا قس في بني عدي بن كعب، فإن  
لم تف أموالهم فسل في قريش ولا تغدعهم إلى غيرهم فأذه عني هذا المال، انطلق إلى عائشة أم  
المؤمنين فقل: يقرأ عليك عمر السلام، ولا تقل أمير المؤمنين، فإني لست اليوم للمؤمنين أميراً وقل:  
يستأذن عمر بن الخطاب أن يدفن مع صاحبه؟ فمضى فسلم واستأذن، ثم دخل عليها فوجدها قاعدة  
تبكي فقال: يقرأ عليك عمر بن الخطاب السلام، ويستأذن أن يدفن مع صاحبه؟ فقالت: كنت أريده  
لنفسى، ولا وثرته به اليوم على نفسي.

فلما أقبل قيل: هذا عبد الله بن عمر قد جاء. قال: ارفعوني. فاستند رجل إليه فقال: ما  
لديك؟ قال: الذي تحب يا أمير المؤمنين! أذنت. قال: الحمد لله، ما كان منه شيء. أهم إلي من  
ذلك، فإذا أنا قضيت فأحملوني، ثم سلم وقل: يستأذن عمر بن الخطاب، فإن أذنت لي فأدخلوني  
وإن ردتي ردوني إلى مقابر المسلمين.

وجاءت أم المؤمنين حفصة والنساء تسير معها، فلما رأيناها قمنا فولجت عليه فبكت عنده  
ساعة، واستأذن الرجال فولجت داخلهم، فسمعت بكاءها من الداخل، فلما قبض خرجنا به فانطلقنا  
به فسلم عبد الله بن عمر وقال: يستأذن عمر؟ قالت: أدخلوه، فأدخل فوضع هناك مع صاحبه.  
انفرد بإخراجه البخاري<sup>(۱)</sup>.

وعن عثمان بن عفان قال: أنا آخركم عهداً بعمر، دخلت عليه ورأسه في حجر ابنه عبد الله فقال  
له: ضع خدي بالأرض. قال: فهل فخذى والأرض إلا سواء؟ قال: ضع خدي بالأرض. لا أم لك.  
في الثانية أو الثالثة، وسمعت يقول: ويلى ويلى أمي إن لم تغفر لي. حتى فاظت نفسه.

قال سعد بن أبي وقاص: طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة، سنة ثلاث  
وعشرين، ودفن يوم الأحد صبيحة هلال المحرم، قال معاوية: كان عمر ابن ثلاث وستين.

قال سعد بن أبي وقاص: طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة، سنة ثلاث  
وعشرين، ودفن يوم الأحد صبيحة هلال المحرم، قال معاوية: كان عمر ابن ثلاث وستين.  
وعن الشعبي: أن أبا بكر قبض وهو ابن ثلاث وستين، وأن عمر قبض وهو ابن ثلاث وستين.

ليدرك ما قدمت الأمس يسبق  
له الأرض تهتز العضاء بأسواق

فمن يسخ أو يركب جناحي نعام  
أبعد قسيل بالمدينة أظلمت

دعاگو  
نعمان علی عطاری

صفة  
الصفوة

للإمام  
جمال الدين أبي الفرج ابن الجوزي

دار الحديث



# امام ابن جزری لکھتے ہیں کہ سیدنا عمر کو ۲۶ کو زخم لگا اور پھر یکم محرم کو آپ کی تدفین کی گئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دعا گو نعمان علی عطاری

darfat.com

خُذْ رَأْسِي عَنِ الْوَسَادَةِ فَضَمَّهُ فِي التُّرَابِ لَعَلَّ اللَّهَ ، جَلَّ ذِكْرُهُ ، يَنْظُرَ إِلَيَّ  
فِي رَحْمَتِي ، وَاللَّهُ لَوْ أَنَّ لِي مَا مَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ لَأَفْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ الْمُعْطَلَعِ .  
وَدَعَى لَهُ مَلِيبٌ مِنْ بَنِي الْحَرِثِ بْنِ كَبْ فَسَقَاهُ نَبِيذًا فَخَرَجَ غَيْرَ مُتَغَيِّرٍ ،  
فَسَقَاهُ لَبَنًا فَخَرَجَ كَذَلِكَ أَيْضًا ، فَقَالَ لَهُ : اعْهَدْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ . قَالَ : قَدْ  
فَرَعْتُ .

ولما احتضر ورأسه في حجر ولده عبد الله قال :

ظَلَمْتُ لِنَفْسِي غَيْرَ أَنِّي مُسَلِّمٌ أَصْلِي الصَّلَاةَ كُلَّهَا وَأَصُومُ  
وَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ اللَّهُ تَعَالَى وَيُذَكِّرُ الشَّهَادَةَ إِلَى أَنْ تَوَفَّى لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ لثَلَاثَ بَقِيْنَ

ولم يزل يذكر الله تعالى ويُذَكِّرُ الشَّهَادَةَ إِلَى أَنْ تَوَفَّى لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ لثَلَاثَ بَقِيْنَ

من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين . وقيل : طُعِنَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ لِأَرْبَعِ بَقِيْنَ مِنْ

ذِي الْحِجَّةِ وَدُفِنَ يَوْمَ الْأَحَدِ هَلَالِ مُحَرَّمِ سَنَةِ أَرْبَعِ وَعَشْرِينَ .

وَأَبَى بَحْرٌ ، وَزَيْنُ الْعَبْدِ جَعَلَهُ وَسِيَّ وَبَرِيرٌ رَأَى رَأْسَ جَدِّهِ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو .



# حضرت سیدنا عمر فاروق کو ۲۶ کو زخمی کیا گیا اور آپ کی اتوار کے دن یکم محرم کو تدفین ہوئی

تاریخ ابن کثیر حصہ ہفتم (۱۳۰) ۱۳ سے ۱۴ ہجری کے واقعات

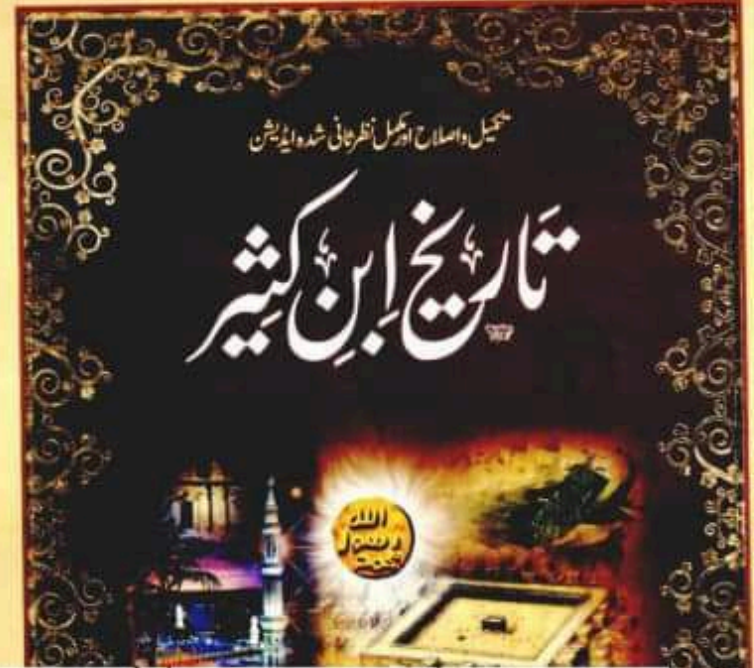
ہو جاتا اور کسی بے ہوشی طاری ہو جاتی، جب نماز کا وقت آپ کو یاد آتا تو اتفاقاً ہو جاتا اور فرماتے ہاں ہاں، اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جو نماز پھوڑ دے، پھر وقت میں نماز اور فرماتے، آپ نے اپنے جانشین کے بارے میں جو چاہا وہ کون ہے؟ اٹھایا گیا کہ وہ مغیرہ بن شعبہ کا کلام پڑھو لائے آپ نے فرمایا کہ تم میری جگہ اس اللہ کے لئے جس نے میری موت کا سبب ایسے شخص کو بنایا جو ایمان کا دعوہ کر رہا ہے اور جس نے اللہ کے لئے کوئی ایک جہود بھی کیا ہے پھر فرمایا کہ اللہ اس کا ہر گز سے ہم نے تو اس کے متعلق حسن سلوک کا حکم دیا تھا۔

مغیرہ بن شعبہ نے اس پر غصہ اور ہم مقرر کر دیئے، مغیرہ نے آپ سے عرض کیا کہ اس کے خراج میں اضافہ کر دیں اسلئے کہ یہ بڑھتی، اللہ شام روا ہے، آپ نے ہمارا ایک سو دو سو مقرر کر دیئے اور اس سے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایسی جنگی جاتے ہو جو اسے ملتی ہے کہنے کا کہ اللہ کی قسم میں ایسی جنگی جاتوں گا کہ مشرق و مغرب کے لوگ اس کے بارے میں باتیں کیا کریں گے، یہ جنگی کی شام کا واقعہ ہے اور بدھ کی صبح ۱۳۶ ی المجہ کو اس نے آپ پر حملہ کر دیا۔

آپ نے وصیت فرمائی کہ میرے بعد خلافت کا معاملہ ان چار آدمیوں کے مشورہ سے طے پائے گا جن سے بوقت رسول اللہ ﷺ انھیں تھے اور وہ عثمان بن علی، زبیر، عبد الرحمن بن عوف، اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم ہیں، اور سعد بن زید بن عمرو بن لعلی عدوی کو ان میں اس لئے شامل نہیں کیا کہ وہ آپ کے قبیلہ کے آدمی تھے، اور یہ بھی اندیشہ تھا کہ ان کے ساتھ امارت کے معاملہ میں کبھی میرے سبب رعایت نہ کی جائے اور یہ بھی وصیت فرمائی کہ ان کے بعد جو شخص خلیفہ بنے وہ لوگوں سے ان کے طبقات و مراہب کے مطابق حسن سلوک کرے اور تین دن کے بعد آپ کی وفات ہو گئی، اور اتوار کے دن یکم محرم ۲۳ھ کو حجرہ نبویہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چاہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اجازت سے پھر دھاگ ہوئے اور اسی دن امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان خلیفہ مقرر ہوئے۔

واقعی کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد نے اپنے باپ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ بدھ کے دن جب ۲۳ھ کے ماہ ذی الحجہ کی چار راتیں باقی تھیں اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اور اتوار کے دن یکم محرم ۲۳ھ کی صبح کو تدفین ہوئی، پس ان کی مدت حکومت دس سال پانچ مہینے اکیس دن بنتی ہے، اور محرم کے تین راتیں گزرنے پر پھر کے دن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس سے اس روایت کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں جو شخصیں بھول ہو گئی ہے اس لئے کہ حضرت عمر سے پھر دھاگ ہوئے اور اسی دن امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان خلیفہ مقرر ہوئے۔



واقعی کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد نے اپنے باپ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ بدھ کے دن جب ۲۳ھ کے ماہ ذی الحجہ کی چار راتیں باقی تھیں اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اور اتوار کے دن یکم محرم ۲۳ھ کی صبح کو تدفین ہوئی، پس ان کی مدت حکومت دس سال پانچ مہینے اکیس دن بنتی ہے، اور محرم کے تین راتیں گزرنے پر پھر کے دن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی۔

یہ عثمان بن عبد الرحمن زہری سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب پر بدھ کے دن حملہ ہوا جب کہ ذی الحجہ کے سات دن باقی تھے لیکن یہ باقول زیادہ مشہور ہے، واللہ اعلم۔

خلیفہ مبارک اور کل عمر..... آپ دراز قدم کے اچھے صے سے پال غائب، آنکھوں کی سفیدی بہت گہری اور سیاہی بہت سیاہ اور گندم کون تھے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ سفید رنگ تھے جس پر عمر بن خطاب بھی دانت نہایت خوبصورت اور نیک مہارک زخمی مہر میں مہندی لگایا کرتے تھے۔ آپ کی کل عمر میں اختلاف کیا گیا ہے جس دن آپ کی وفات ہوئی اس کے اعتبار سے تقریباً اس قول میں ان میں فرق ہے ذی بن احزم سے۔



رضی اللہ عنہ  
اسماعیل بن محمد بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمر کی شہادت یکم محرم الحرام کو ہوئی  
انہوں نے اسماعیل بن محمد سے یہ سیدنا سعد بن ابی وقاص کے پوتے ہیں اور ثقہ ثبت ہیں

تاریخ طبری جلد سوم : حصہ اول ۲۱۷ خلافت راشدہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت

طیب کی آمد:

لوگوں نے کہا: "اے امیر المؤمنین آپ کسی طیب کو بلا لیں۔ چنانچہ عمار بن کعب جو ایک طیب بلوایا گیا۔ اس نے نید پلائی۔ وہ اسی طرح لٹک گئی۔ پھر اس نے کہا: "انہیں دو دو پلو دو" وہ بھی سفید رنگ کی حالت میں لٹک گیا۔ پھر لوگوں نے کہا "اے امیر المؤمنین آپ وصیت کیجئے" آپ نے فرمایا "میں اس سے فارغ ہو گیا ہوں۔"

وفات و تدفین:

آپ نے چار شنبہ کی شب کو ۲۷ / ذوالحجہ ۲۳ھ کو وفات پائی اور چار شنبہ کی صبح کو آپ کا جنازہ اٹھایا گیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مزارات کے پاس آپ کو دفن کیا گیا۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی امامت:

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھائی۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تھے۔ ان میں سے ایک نے سر ہانے کی طرف سے پیش قدمی کی اور دوسرے نے پائیں طرف سے پیش قدمی کی۔ اس پر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "لا الہ الا اللہ اتم دونوں خلافت کے لیے کہتے خواہش مند ہوا کیا جنہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ حضرت امیر المؤمنین نے یہ کہا تھا کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں گے۔" اس پر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ آپ کی قبر میں پانچوں حضرات اترے۔

تاریخ وفات میں اختلاف:

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات یکم محرم ۲۴ھ میں ہوئی۔

مدت خلافت:

اسماعیل بن محمد بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بروز چار شنبہ ۲۶ / ذوالحجہ ۲۳ھ میں زخمی ہوئے اور بروز یکشنبہ یکم محرم ۲۴ھ کو وفات پائی۔

# تاریخ طبری

دعاگو

نعمان علی عطاری

جلد سوم

خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۲۰ھ

مدت خلافت:

اسماعیل بن محمد بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بروز چار شنبہ ۲۶ / ذوالحجہ ۲۳ھ میں زخمی ہوئے اور بروز یکشنبہ یکم محرم ۲۴ھ کی صبح کو مدفون ہوئے۔ اس طرح آپ کی مدت خلافت دس سال پانچ مہینے اور اکیس دن رہی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت روز دو شنبہ ۲ / محرم ۲۴ھ کو ہوئی۔

میں نے اور چار دن رہی۔ پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت ہوئی۔



حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد  
سیدنا عمر فاروق تین دن تک زندہ رہے پھر آپ کا انتقال ہو گیا

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ

194

## المستفاد في (حزب) جلد چہارم

لم يذئ الحجة فخطب الناس فقال أيها الناس إن الله قد سنن لكم السنن وقرئت لكم القرآن وتروءكم على الواجبة وحرب ياخذى يديه على الأخرى إلا أن تعجلوا بالناس يميناً ويشعلاً فما السلكت ذو الحجة حتى قيل عمر رضى الله عنه وسبعث سعيد بن المسيب يقول طعن أبو لؤلؤة الذي قتل عمر التى عشر رجلاً بغير قسات منهم ستة والأرق منهم ستة وكان معه يبعين له طرفان قطعن به نفسه فقتلها

✽ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے آخری حج کے موقعہ پر مٹی سے نکلے تو اچنی اونٹنی کو بٹھا، میں بٹھایا، مٹی جمع کر کے اس کی ڈھیری بنائی، اس کے اوپر چادر بچھا کر لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے بولے: اے اللہ! میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں، میں کمزور ہو گیا ہوں۔ میری عقل سست ہو چکی ہے۔ تو مجھے اپنے پاس بلا لے تاکہ میں نہ کچھ صنائع کروں اور نہ حد سے بڑھوں۔ پھر آپ ذی الحجہ میں آئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہارے لئے سنتوں کو سنست اور فرائض کو فرائض کے طور پر نافذ کیا۔ اور تمہیں ایک واضح راستہ پر چلا کر چھوڑا ہے۔ پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے ہوئے فرمایا: مگر یہ کہ تم (اپنی مرضی سے) دائیں یا بائیں پھر جاؤ، (اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے) جب ذی الحجہ گزر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابولولؤۃ جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا، اس نے آپ کے ساتھ ساتھ مزید ۱۲ آدمیوں کو پر حملہ کیا تھا جن میں سے ۶ شہید ہو گئے تھے اور ۶ زخمی تھے (لیکن فوت ہونے سے بچ گئے تھے) اس (ابولولؤۃ) کے پاس دودھاری والی بٹھری تھی، پھر اس نے اسی کے ساتھ خودکشی

المسألة الأولى

عَلَى الصَّحِيحَيْنِ

دعا

نعمان علی عطاری

4جلد

مفتی

4514- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْجَلَابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا

مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَاشَ عُمَرُ ثَلَاثًا بَعْدَ أَنْ طَعَنَ ثُمَّ مَاتَ فَغَسَلَ وَكُفِّنَ

✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تین دن تک زندہ رہے پھر آپ کا

انتقال ہو گیا۔ تو آپ کو غسل دیا گیا اور کفن دیا گیا۔

سبیر برادرز

☎: 042-37246006

[click on link for more books](#)

سِرِّ حَدَّثَنَا  
ثُمَّ بَعْدَ أَنْ

کچھ آکے

بَيْنَ عَطَاءٍ  
مَنْ فَقُلْتُ  
نَلَمْ حِينَ

خَذَلَهُ النَّاسُ وَفَيْضَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَلَمْ يَخْتَلِفْ فِي خِلَافِكَ النَّاسُ وَقِيلَتْ  
شَيْهَذَا فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ وَاللَّهِ الْبَدِيءُ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَوْ أَنَّ لِي مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ صَفَرَاءَ وَبَيْضَاءَ







# تاریخ الاسلام میں ہے سیدنا عمر فاروق کی یکم محرم الحرام کو وفات ہوئی اور سیدنا صہیب رضی اللہ عنہم نے آپ کی جنازہ پڑھائی

175 حقائق اسلام

میرا فرض ادا کرنا۔ اگر میرے مترد کہ مال سے ادا نہ ہو سکے تو خاندان عدی سے درخواست کرنا اگر  
سے بھی نہ ہو سکے تو کل قریش کے علاوہ اور کسی کو تکلیف نہ دینا۔

## وفات

ان وصیتوں کے بعد یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو شنبہ کے دن اس دنیا کو خیر باد کہا وصیت کے مطابق  
حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سپرد خاک ک  
گئے۔ انتقال کے وقت ۶۳ سال کی عمر تھی۔ مدت خلافت ساڑھے دس سال۔

## اولاد

وفات کے بعد حسب ذیل اولادیں یادگار چھوڑیں: عبداللہ عاصم، عبدالرحمن، زید، مجیر رضی اللہ  
ان میں تین اول الذکر اولادیں زیادہ نامور ہوئی۔ اولاد اثاث میں ام المؤمنین حفصہ اور رقیہ رضی اللہ  
تھیں آخر عمر میں خاندان نبوت سے شرف انتساب حاصل کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا  
صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے چالیس ہزار مہر پر عقد کیا تھا۔

## فاروقی کارنامے

# تاریخ اسلام

عہد رسالت  
خلافت راشدہ

دعاگو

نعمان علی عطاری



۳ ایف

مشہور ترین لکچر / اچھے ذوق

## وفات

ان وصیتوں کے بعد یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو شنبہ کے دن اس دنیا کو خیر باد کہا وصیت کے مطابق  
حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سپرد خاک کیے  
گئے۔ انتقال کے وقت ۶۳ سال کی عمر تھی۔ مدت خلافت ساڑھے دس سال۔

Sunnat.com



# حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک یکم محرم الحرام کو ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

رفیق المدینۃ المنورہ

المومنین نہ کہنا) کہ عمر حجرہ مبارکہ میں دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر جب ام المومنین سیدہ عائشہ کے پاس حاضر ہوئے تو وہ اندر رو رہی تھیں۔ عبداللہ نے پیغام پہنچایا کہ عمر سلام پیش کرتا ہے اور آپ کے حجرہ میں دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میرا ارادہ تو خود یہاں دفن ہونے کا تھا لیکن عمر کو میں اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں اور دفن ہونے کی اجازت دیتی ہوں۔ ابن عمر نے واپس آکر اطلاع دی تو عمر نے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور کہا، الحمد للہ۔ یکم محرم بروز اتوار سن ۲۴ ہجری آپ کا وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صہیب رومی نے مسجد نبوی کے اندر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا جسد اطہر مسجد میں منبر اور حجرہ کے درمیان رکھا گیا تھا۔ پھر آپ کو حجرہ مبارکہ میں بنائی گئی لحدی قبر میں حضرت ابو بکر کی قبر کے عقب میں تقریباً ایک ہاتھ قدموں کی طرف نیچے دفن کر دیا گیا۔

حجرہ مقدسہ میں قبروں کی ترتیب اس طرح ہے:

مغرب (مسجد شریف)

مغرب



واپس آکر اطلاع دی تو عمر نے اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور کہا، الحمد للہ۔ یکم محرم بروز اتوار سن ۲۴ ہجری آپ کا وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت صہیب رومی نے مسجد نبوی کے اندر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا جسد اطہر





امام زین الدین ابو الفضل عبدالرحیم بن حسین عراقی فرماتے ہیں آئمہ و علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ سیدنا عمر کیم محرم کو دفن کیے گئے

جمادی الآخرة، فقال ابن حبان: ليلة الاثنين سبع عشرة مضت منه<sup>(۱)</sup>، وقال ابن إسحاق: يوم الجمعة سبع ليل بقیں منه، وقال الباقون: لثمان بقیں منه، وحكاہ ابن عبد البر عن أكثر أهل السير<sup>(۲)</sup>، إنما عشية يوم الاثنين، أو ليلة الثلاثاء، أقوال حكاها ابن عبد البر<sup>(۳)</sup> زاد ابن الجوزي: بين المغرب والعشاء من ليلة الثلاثاء.

وتوفي عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ في آخر يوم من ذي الحجة، سنة ثلاث وعشرين، وقول المزي<sup>(۴)</sup>، والذهبي<sup>(۵)</sup>: قيل لأربع، أو ثلاث بقیں من ذي الحجة، فإن أرادوا بذلك لما طعنه أبو لؤلؤة، فإنه طعنه يوم الأربعاء عند صلاة الصبح لأربع، وقيل: ثلاث بقیں منه، وعاش ثلاثة أيام بعد ذلك، واتفقوا على أنه دفن مُسْتَهْلَ المحرم سنة أربع وعشرين<sup>(۶)</sup>، وقال الفلاس: إنه مات يوم السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرين.

وتوفي عثمان بن عفان مقتولاً شهيداً سنة خمس وثلاثين في ذي الحجة أيضاً، قيل: يوم الجمعة، الثامن عشر منه، وهذا من الشهر<sup>(۷)</sup>، وإن ناهى الامامة على ذلك.

بقين منه، وعاش ثلاثة أيام بعد ذلك، واتفقوا على أنه دفن مُسْتَهْلَ المحرم سنة أربع

وعشرين<sup>(۸)</sup>، وقال الفلاس: إنه مات يوم السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرين.

وبدوين، وادون اشهر.

(۱) انظر: الثقات ۲ / ۱۹۱.

(۲) الاستيعاب ۲ / ۲۵۷.

(۳) المصدر السابق.

(۴) تهذيب الكمال ۵ / ۳۴۱ ( ۱۸۱۴ ).

(۵) الكاشف ۲ / ۵۹ لترجمة ( ۱۰۴۵ ).

(۶) هذا النص نقله عن المصنف سبط ابن العمري في حاشيته على الكاشف ۲ / ۵۹ ( ۱۰۴۵ )، وقد ذكر المصنف تسعة أقوال في عمره يوم وفاته في كتابه النافع المانع طرح التريب ۱ / ۸۸ - ۸۹، وانظر:

تهذيب الكمال ۵ / ۳۴۱ ( ۱۸۱۴ )، وتهذيب التهذيب ۷ / ۴۴۱.

(۷) تهذيب الكمال ۵ / ۱۲۸.

شَرَحَ

التَّيْبِصَرَةَ وَالتَّذَكُّرَةَ

وَمَا كَرَّ

نعمان علی عطاری

تأليف

الإمام الخافض زَيْنُ الدِّينِ أَبُو الْفَضْلِ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعِرَاقِيُّ  
المتوفى سنة ۸۰۶ هـ

الجزء الثاني

مستودات

مكتبة أبي بكر بن محمد

لشرف طه الشاذلي

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان



امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فقہائے اہل بیت و زعماء کی پرستش  
مدنی پھولوں سے مہر ایک جامع، نادر و نایاب شیعہ کتاب



رَضِیَ اللہُ  
تَعَالٰی عَنْہُ

# فیضانِ فاروقِ اعظم

جلد اول

(پیدائش سے شہادت تک، ملاحذ خلافت)



دعا گو

نعمان علی

تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ  
حملہ ان کی رضا اور مشورے سے ہوا ہے؟“ سیدنا عبد اللہ  
لوگوں نے عرض کیا: ”لَا وَاللّٰهِ وَلَوْ دِدْنَا اَنَّ اللّٰهَ زَادَ فِی  
ہماری رضا و مشورے سے نہیں ہوا بلکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ  
عَنْہُ کو لگا دے۔“ (۱)

فاروقِ اعظم نے نمازِ فجر ادا کی:

سیدنا عمر نے تین  
دن تک نماز ادا کی

حضرت سیدنا  
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ  
آیات و  
نماز فجر  
بتایا گیا کہ سب  
ہو سکتا۔“ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ  
تین دن تک نماز ادا فرمائی۔

حضرت سیدنا مَطْلَب بن عبد اللہ بن حَنْطَب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تین دن تک انہی کپڑوں میں نماز ادا کی جن میں آپ کو زخمی کیا گیا تھا۔ (۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قطعی

جَلَّتِ اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوست ہونے کے باوجود احکامِ شرعیہ پر کتنی سختی سے عمل کرنے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق نے

تین دن تک انہی کپڑوں میں نماز ادا فرمائی جس میں آپ کو زخمی کیا گیا تھا



جو نام ہے اعتماد کا

# کیا حضرت عمرؓ کا یوم شہادت یکم محرم ہے؟؟

بن وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
ولی الخلفاء من لدن **توفی** أبو بکر وذلک یوم  
الثلاثاء لثمان بقین من جمادی الآخرۃ سنۃ  
ثلاث عشرۃ إلی أن طعن یوم الأربعاء لثلاث  
بقین من ذی الحجۃ ومات بعد ذلک بثلاث یوم  
السبت غرة المحرم سنۃ أربع وعشرین أخرج  
البخاری فی التاریخ حدثننا مسلم حدثننا جریر هو  
بن حازم عن ایوب عن نافع عن بن عمر أن  
عمرات وهو بن خمسین وخمسن أو خمس  
وسثنین ثم قال أسرع إلی الشیب من قبل  
أخذ الـ من الـ

زخم لگنے کے تین  
دن بعد بروز ہفتہ  
یکم محرم ۲۲ھ کو  
آپ کا انتقال ہوا

التعدیل والتحریر، لمن خرجہ البخاری فی الجامع الصحیح أبو الولید الباجی 403 ہجری - الجزء: 3، الصفحة: 935

LIKE SHARE SUBSCRIBE  
& FOLLOW ON



@MUSMAANFIAZ



جو نام ہے اعتماد کا

# کیا حضرت عمرؓ کا یوم شہادت یکم محرم ہے؟؟

الأربعاء لأربع بقیں سنة [ثلاث = عشرة] وقال  
الذهلي قال يحيى بن بكير لسبع بقیں منه وقال  
فمكث ثلاثا بعدما طعن ثم مات وقال خليفة عاش  
بعدها طعن ثلاثة أيام ويقال سبعة أيام ثم مات  
وقال عمرو بن علي مات يوم السبت غرة المحرم

سنة أربع وعشرين وكانت خلافة عشر سنين  
وستة أشهر وثمانية أيام على ما ذكر خليفة ومات  
وهو ابن ثلاث وستين سنة ويقال ابن أربع  
وخمسين ويقال ابن خمس وخمسين ويقال ابن  
اثنين وخمسين سنة وقال زيد بن أسلم عن أبيه

ج ۲ ص ۵۰۷

عمرو بن علی کہتے  
ہیں آپ ہفتے کے  
دن یکم محرم  
۲۲ھ کو فوت  
ہوئے

رجال صحیح البخاری الہدایہ والارشاد فی معرفہ اہل الشیخہ والسداد (الکلاباذی، أبو نصر 323 ہجری)، الجزء: 2، الصفحة: 507